ادیبوں کی عوام سے اپیل: نفرت پر مبنی سیاست کے خلاف ووٹنگ کیجیے، مساوی اور متنوع انڈیا کے لیے ووٹنگ کیجیے

حالیہ الیکشن میں ہمارا وطن ایک اہم موڑ پر ہوگا۔ بھارت کا آئین تمام افراد کے حقوق کی یکساں ضمانت دیتا ہے، لوگ اپنی پسند کی غذا، اپنے مذہب کے مطابق عبادت اور اپنا طرزِ زندگی منتخب کرنے کے لیے آزاد ہیں۔ آئین انھیں اظہارِ رائے اور اختلافِ رائے کی آزادی دیتا ہے۔ لیکن گزشتہ چند برسوں سے ہم نے دیکھا ہے کہ شہریوں کو مار مار کر ہلاک کیا گیا ہے، (موب لنچنگ)، یا ان کی شناخت، برداری، ذات، صنف اور علاقے کے سبب ان کے ساتھ امتیازی سلوک برتا گیا ہے یا ان پر حملہ کیا گیا ہے۔ نفرت پر مبنی سیاست کا استعمال ملک کو تقسیم کرنے، خوف پھیلانے اور زیادہ سے زیادہ لوگوں کو مکمل شہریت کے دائرے سے خارج کرنے کے لیے کیا گیا ہے۔ ادیب، آرٹسٹ، فلم ساز، موسیقار اور فنونِ لطیفہ سے وابستہ دیگر افراد کے گرد گھیرا تنگ کیا گیا، انھیں ڈرایا گیا اور ان کی آواز کو دبانے کی کوشش کی گئی ہے۔ جس کسی نے اقتدار سے سوال کرنا چاہا اس نے خطرہ مول لیا۔ اسے ہراساں کیا جاتا ہے یا مضحکہ خیز یا جھوٹے مقدمات میں گرفتار کرلیا جاتا ہے۔

ہم سب اس صورت حال کو بدلنا چاہتے ہیں۔ ہم نہیں چاہتے کے محبِّ وطن عقلیت پسند افراد، ادیب یا سماجی کارکنان کا تعاقب کیا جائے یا انھیں ہلاک کیا جائے۔ ہم اُن افراد کے خلاف سخت قانونی اقدام چاہتے ہیں جو خواتین، دلت، ادی واسی اور اقلیت کے خلاف زبانی یا عملی طور پر تشدد کے مرتکب ہوں۔ ہم چاہیے ہیں ملازمت، تعلیم، تحقیق، صحت اور یکساں مواقعوں کے حصول کے لیے وسائل دریافت کیے جائیں اور اقدامات اٹھائے جائیں۔ سب سے زیادہ، ہم یہ چاہتے ہیں کہ معاشرتی تنوع کی حفاظت کی جائے اور جمہوریت کو پنپنے کا موقع ملے۔

ان سب کا حصول کیسے ممکن ہے؟ ہم اُس تبدیلی کو کیسے لائیں، جس کی ہمیں اشد ضرورت ہے؟ بہت کچھ کرنے کی ضرورت ہے اور ہم کریں گے لیکن فوری طور پر:

جو پہلا قدم ہم اٹھا سکتے ہیں وہ ہے نفرت کی سیاست کو ووٹ کی طاقت سے شکست دینا۔ سماجی تقسیم کو شکست دینا، عدم مساوات کو شکست دینا، تشدد کو شکست دینا، دھمکی اور سنسرشپ کو شکست دینا۔ یہی وہ طریقۂ کار ہے جس کے ذریعے ہم ایک ایسے انڈیا کے لیے ووٹنگ کر سکتے ہیں جہاں ہمارے آئینی اور قانونی حقوق کی تجدید ہوگی۔ چنانچہ ہم تمام اہل وطن سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اپنے ووٹ کا استعمال ایک متنوع اور مساوی انڈیا کے لیے کریں۔